Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۴۹ ف

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۵ شہادت ۱۳۵۳ھش ۵ اپریل ۱۹۷۴ء | نمبر ۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ٹائیفائیڈ کا ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے ابھی طبیعت قدرے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بڑے صاحبزادے نواب زادہ محمد احمد خان صاحب بھی تاحال بیمار ہیں، آپ لمبے عرصہ سے علیل چلے آتے ہیں۔ احباب التزام کے ساتھ ان کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ شہادت۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد ابن صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پوتا ہے تاحال بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میرے والد محترم حکیم روشن دین صاحب آف چک ۹۶ گ۔ ب جڑانوالہ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) آجکل شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی۔ کام کرنے والی۔ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(شریف احمد بھٹی۔ لائل پور)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ سیرۃ النبی

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۶ را پریل بوقت ۴ بجے شام لجنہ ہال میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ مقامی احمدی بہنیں جلسہ میں شرکت کریں۔

(صاحبزادی) ناصرہ بیگم۔ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ

جلسہ سیرت النبی صلّی اللہ علیہ وسلم

امسال ۶ شہادت (۶ را پریل) بروز ہفتہ یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم مقرر کیا گیا ہے جماعتیں اس دن شایانِ شان طریق پر انتہائی عقیدت و احترام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ بیان کرنے کے لئے جلسوں کا اہتمام کریں۔

اِن جلسوں کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرتؐ کے ذریعہ رُونما ہونیوالا انقلاب آپؐ کی حقانیّت پر زبردست دلیل ہے

دُنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں بھی اس کی نظیر نہیں مِل سکتی

"میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکّا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپؐ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپؐ کی حقانیّت کی شہادت دینی پڑے گی موٹی سی بات ہے کہ قرآنِ مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے یَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ۔ یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔ جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپؐ نے کیا۔ دُنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔

قرآنِ مجید تو ایسی کتاب ہے کہ وہ ان میں پڑھی جاتی تھی اور یہ سب باتیں اس میں درج ہیں۔ کفّار سُنتے تھے جہاں وہ اس کی مخالفت کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرتے تھے اگر یہ باتیں غلط ہوتیں تو وہ آسمان سر پر اُٹھا لیتے کہ یہ ہم پر اتہام اور الزام ہے۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ بہت ہی قابلِ غور مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّائی پر ہزاروں ہزار دلائل ہیں لیکن یہ پہلو آپؐ کی حقانیّت کے ثبوت میں ایک علمی پہلو ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اور جس دلیل کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ یا تو عربوں کی وہ حالت تھی اور یا یہ تبدیلی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ناواقف اور اس سے دُور پڑی ہوئی قوم کو اس مقام تک پہنچا دینا کہ پھر ان کی نظر ماسوی اللہ سے خالی ہو جاوے یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۴ تا صفحہ ۱۴۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رشہادت ۱۳۵۳ھش

درد انگیز حقائق اور ان کا تجزیہ

حقائق سے صرفِ نظر کا رجحان ہمیشہ نقصان دِہ ہوتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ حقائق کو مدنظر نہ رکھنے کے نتیجہ میں نہ اصل صورتِ حال کا ہی علم ہو پاتا ہے اور نہ اصلاح احوال اور ترقی کے لئے صحیح منصوبہ بندی عمل میں آسکتی ہے۔ اس لئے ہر کام میں حقائق کو مدِّ نظر رکھنا بہر حال ضروری ہوتا ہے۔

جناب بدیع الزمان کیکاؤس ریٹائرڈ جج سپریم کورٹ نے حال ہی میں اپنے ایک مضمون میں اصل حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اسباب زوالِ اُمّت کا بہت ماہرانہ انداز میں تجزیہ کیا ہے۔ آپ کا یہ مضمون ہفت روزہ "المنبر" لائلپور کے "مسلم سربراہ کانفرنس نمبر" مجریہ ۱۵ر فروری ۱۹۷۴ء میں "اسباب زوالِ اُمّت اور علاج" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے۔ مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم اس کے بعض حصّے کسی تبصرہ کے بغیر خود صاحبِ مضمون کے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے زوال و اضمحلال اور ان کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں آپ نے رقم فرمایا ہے:-

"آج مسلمان مظلوم بھی ہے اور رُسوا بھی۔ اس کے پاس فوجی طاقت نہیں، اقتصادی صلاحیت نہیں، سائنس نہیں، ٹیکنالوجی نہیں، پراپیگنڈہ مشینری نہیں، ڈپلومیسی نہیں۔ دوسروں کی امداد کے بغیر ہم اپنا دفاع کرنے کے قابل بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتے۔ اور بہت سے معاملاتِ زندگی میں ہم ان کے دستِ نگر ہیں۔ ہماری سیاسی آزادی ایک دکھاوے کی چیز ہے۔ ہم طاقتور اقوام کے شکنجے میں گرفتار ہیں۔ وہ ہمارا استحصال کرتی ہیں۔ ہم پر مختلف قسم کے دباؤ ڈالتی ہیں۔ جب ان کو ضرورت محسوس ہو ہمارے ممالک میں فساد کرا دیتی ہیں۔ مسلمان کو مسلمان سے لڑا دیتی ہیں۔ کسی جگہ ہمارے علاقہ پر قبضہ کیا گیا، ہم کو ہمارے گھروں سے نکالا گیا، کسی جگہ ہمارا قتلِ عام، لُوٹ، عورتوں کی بے حرمتی جاری ہے۔ ایک قبیح مثال اُس ظلم کی جو ہم پر کیا جاتا ہے فلسطین ہے۔ پہلے علی الاعلان طاقت کے بل بُوتے پر ایک حکومت ہم پر ٹھونس دی گئی اور اِس "مہذب" دُنیا نے نہ صرف اس کو تسلیم کیا بلکہ اس کی تائید کی، پھر اُس حکومت نے طرح طرح کے مظالم ہم پر توڑے۔ ہماری بے بسی اور رُسوائی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مسلمان قیدیوں کو بارودی سُرنگیں دریافت کرنے کے لئے استعمال کیا گیا اور ان کے اعضاء کاٹ کر اسرائیلی زخمیوں کو لگائے گئے اور ہم نے خاموشی سے اس کو برداشت کیا۔ ساتھ ہی ساتھ ہماری ثقافت اور ہمارے دین پر بھی ایک مسلسل حملہ جاری ہے۔ ایک سال میں جس قدر کتابیں، پمفلٹ، مضامین، فلمیں مسلمانوں کے خلاف اور ان کے دین اور ثقافت کو تباہ کرنے کے لئے نشر کی جاتی ہیں ان کی تعداد حیران کن ہے۔ ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو تھوڑا بہت ایمان مسلمان میں باقی رہ گیا ہے اسکو بھی ختم کر دیا جائے"۔

ان درد انگیز حقائق کو بیان کرنے کے بعد آگے چل کر آپ نے اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ آخر مسلمانوں کی اِس حالتِ زار اور ان پر توڑے جانے والے مظالم کی وجہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"جو کچھ اِس وقت مسلمان کے ساتھ دُنیا میں ہو رہا ہے اس کا وہ پُورا سزاوار ہے۔ سب کچھ اللہ کے حکم اور اجازت سے ہو رہا ہے۔ اگر ہم اِسی پر اعتراض کریں تو نعوذ باللہ ہم اللہ کی تقدیر پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا وہ سب مجرم ہیں اور بہت بڑے مجرم ہیں۔ لیکن اللہ کے حضور ہم بھی مجرم ہیں اور اپنے کئے کی سزا پا رہے ہیں۔ کچھ کم تو نافرمانی نہیں کی ہم نے پروردگارِ عالم کی۔ حکم ہم کو یہ ہے کہ ہماری زندگیاں اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے وقف ہوں اور عمل ہمارا ایسا ہے کہ گویا ہم نے اللہ سے بغاوت کی ہوئی ہے"۔

اس کے بعد آپ نے اللہ سے بغاوت کی شدّت اور انتہا پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ ہم حدِّ فاصل کو پھاند کر اسلام سے دُور اور بہت دُور نکل گئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:-

"دراصل ایک ہی مشکل اس وقت اسلامی دنیا کے سامنے ہے۔ وہ مشکل حل ہو جائے تو تمام معاملات درست ہو جائیں۔ وہ مشکل یہ ہے کہ مسلمان اسلام کو قبول نہیں کرتا۔ اسلام تو کہتا ہے تیری زندگی تیرے اللہ کے لئے ہے، مقصد تیری زندگی کا صرف عبادت ہے۔ آجکل مسلمان سرے سے اِس مقصد کو ہی قبول نہیں کرتا اور جس نے مقصدِ حیات کو قبول نہ کیا تو پھر اُس نے اسلام کو کیسے قبول کیا۔ ہم تو عاشق ہو گئے ہیں اِس دُنیا کی زندگی پر۔ ہم نے اِس کو اپنا لیا اور اِس پر راضی ہو گئے رَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا۔ اور یہی فرق ہے مومن اور کافر میں، مومن دنیا سے کراہت کرتا ہے، موت سے محبت کرتا ہے۔ کافر موت سے کراہت کرتا ہے اور دُنیا سے محبت کرتا ہے"۔

اِس ساری خرابی کا علاج آپ نے یہ بتایا ہے کہ مسلمان اپنے اندر آخرت پر پختہ ایمان پیدا کریں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"اب رہی آخری بات اور سب سے اہم بات کہ ہم اللہ کی نافرمانی کیسے ترک کریں گے۔ ہم کس طرح سے اس کے فرمانبردار بندے بن سکتے ہیں تو اِس کا دارومدار صرف ایک بات پر ہے اور وہ ہے آخرت پر ایمان۔ ہماری سب خرابیوں کی وجہ آخرت پر ایمان کا فقدان ہے۔ . . . . .

اب شاید آپ مجھ سے پُوچھو گے آخرت پر ایمان کیسے پیدا ہو، آجکل تو آخرت پر ایمان ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے کہ آپ کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں، یا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کروگے اور اُسکے حکم اور آخرت کو قبول کروگے اور یا آپ بڑے سخت عذاب سے دوچار ہوگے اور اللہ تبارک و تعالیٰ عذاب کے ذریعہ سے آپ میں ایمان پیدا کرے گا۔ دونوں میں سے جو راستہ چاہو قبول کر لو۔ عذاب کا راستہ بڑا خوفناک ہے"۔

مربیان سلسلہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ضروری ہدایت

مورخہ ۱۹ رشہادت (اپریل) کو مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اِس کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربیان کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی ہے:-

"جماعتوں میں اور ضلعوں میں جو مبلغ مقیم ہیں انہیں میری طرف سے ہدایت بھجوائی جائے کہ وہ جماعتوں میں کلاس میں شامل ہونے کے لئے ضروری تحریک کریں۔ تا ہر مجلس کی نمائندگی کلاس میں ہو سکے"۔

جملہ مربیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اِس ہدایت پر عمل کر کے اپنی رپورٹ نظارت میں بھجواتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ اور صحف سماوی

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

انبیائے بنی اسرائیل نے سورۃ فاتحہ کے حقائق و معارف کو کشفی نظر میں دیکھا اور اس کا آسمانی نام فتوحہ رکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز المسیح میں سورۃ فاتحہ کے فضائل میں بعض کشوف کو پیش کیا ہے اور لطیف و جمیل تعبیر بھی بیان فرمائی ہے۔ ارشاد ہے:

"یہ وہی سورۃ فاتحہ ہے جس کی خبر خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبی نے دی۔"

اس کے بعد آپ نے مکاشفات یوحنا عارف کا ایک حوالہ دیا ہے۔ یہ کشف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے یوحنا عارف کو دوبارہ دکھایا گیا۔ اس بشارت کی انبیاء حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ میں ملتی ہے۔

دارا اعظم کے دوسرے برس زکریاہ بن برکیاہ سے اللہ تعالیٰ کا مکالمہ مخاطبہ شروع ہوا۔ یعنی آج سے اڑھائی ہزار سال پیشتر انہوں نے کشف میں کاہن اعظم یوشع کو دیکھا اور اس سے باتیں کیں ان باتوں میں ابتداء کی پیش خبریاں ہیں لکھا ہے۔

"پس اے کاہن اعظم یوشع سن تو اور تیرے رفیق جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں آنیوالی چیزوں کے لئے نشان یا اشارہ نصیب ہیں۔ دیکھ میں اپنے بندہ شاخ کو ظاہر کروں گا اور میں اس ملک کی بدکرداری کو ایک ہی دن میں دور کر دوں گا۔ ایک پتھر بطور نشان میں نے یوشع کے آگے رکھا ہے وہ پتھر ہے جس پر سات آنکھیں ہیں دیکھ میں اس پر اس کا کتابہ نقل کرونگا اور میرے اس فرشتے سے جو مجھ میں آ کر باتیں کرتا تھا عرض کر کے کہا کہ اے میرے آقا یہ کیا ہیں اور اس فرشتے نے جو مجھ میں باتیں کرتا تھا جواب میں کہا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں میرے آقا! اس نے جواب میں کہا کہ یہ خداوند کی سات آنکھیں ہیں جو ساری زمین پر گھومتی اور اس پر محیط ہیں۔"

اس بشارت کی ترتیب نیو انگلش بائیبل میں درست کر دی گئی۔ عام تراجم میں مختلف ہے اردو ترجمہ کیتھولک بائیبل سوسائٹی آف سینٹ پال روما سن ۱۹۵۸ء سے لیا گیا بعض جگہ نیو انگلش کی ترمیم قبول کر لی گئی۔ نیو انگلش بائیبل کی ترتیب کے مطابق یہ بشارت صحیفہ زکریاہ ۳/۸-۱۰ ، ۴/۲-۵ مسلسل درج ہے۔

پتھر سے کون مراد ہے؟

ریفرنس بائیبل میں زبور ۱۱۸/۲۲ کا حوالہ دیا گیا۔ مکمل حوالہ بایں الفاظ ہے۔

"جو پتھر معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا یہ ہماری نگاہ میں عجیب انگیز ہے یہ وہی دن ہے جسے خداوند نے مقرر کیا ہے"

(زبور ۱۱۸/ ۲۰-۲۲)

اس بشارت کی مزید وضاحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بایں الفاظ کی ہے۔ زبور کا مذکورہ حوالہ پیش کرنے کے بعد فرمایا:

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائیگی اور ایک دوسری قوم کو دے دی جائے گی جو اس کے پھل ادا کرے اور جو اس پتھر پر گرے گا چکنا چور ہو جائے گا اور جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالیگا۔"

(متی ۲۱)

اس پس منظر میں زکریا نبی کی بشارت قابل غور ہے۔ پتھر سے مراد سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جو کہ ایک دوسری قوم میں مبعوث ہوئے سات آنکھوں سے مراد سورۃ فاتحہ کی سات آیات یعنی سبع مثانی ہے جو کہ رب العلمین کی سات آنکھوں کے مماثل ہیں کتابہ سے مراد قرآن حکیم ہے جو کہ سبع مثانی کی بنیاد پر استوار ہوا اور اس کی تعبیر اور تفسیر ہے امام وقت یشوع سے مراد مسیح موعود یعنی الامام المہدی ہے جن پر سورۃ فاتحہ کے معارف کھولے گئے جماعت سے وہ لوگ مراد ہیں جو کہ سورۃ فاتحہ کی برکات کو دنیا میں پھیلانے کا بیڑا اٹھا چکے ہیں۔ مسیح موعود کو شاخ نامے بندہ بھی کہا گیا۔ مراد نخل ابراہیمی کی شاخ ہے۔ الغرض یہ بشارت سورہ فاتحہ کے حقائق و معارف کا گنجینہ ہے۔ میں نے چند اشارات کئے ہیں مکمل تفسیر اہل فکر پر چھوڑتا ہوں اس بشارت کے عبرانی الفاظ قابل غور ہیں

۱۔ میں اپنے بندہ یعنی "شاخ" کو لانے والا ہوں۔ شاخ کے لئے عبرانی لفظ "فمخ" ہے کیتھولک بائبل مطبوعہ ۱۹۲۵ء کے حاشیہ پر لکھا ہے

"میرا بندہ "شاخ" یعنی مسیح عبرانی میں جو لفظ ہے اس کے معنے "شاخ" اور "مشرق" ہیں۔

(عہد عتیق کیتھولک ٹریکٹ سوسائٹی جلد دوم ۱۹۲۵ء)

اس ذومعنی لفظ میں اشارہ ہے کہ آنیوالا مسیح نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شاخ ہو گا۔ وہ مشرق سے برپا ہو گا

۲۔ سات آنکھوں کے لئے عبرانی لفظ ہیں "شبع عینیم" عینیم کے معنے ہیرے کے تراشے ہوئے رخ کے بھی ہیں (ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن)

REVISISED STANDARD VERSION

میں بایں الفاظ ترجمہ دیا گیا ہے:

"میں یشوع کے سامنے ایک پتھر رکھا جس کے ہفت پہلو ہیرے کے رخ ہیں۔ دیکھ میں اس کا کتابہ نقش کروں گا"

گویا سورہ فاتحہ کی سات آیات کو تراشے ہوئے ہیرے کے سات رخ قرار دیا گیا ہے باقی کتابہ جو لکھی گئی ساری کتاب اسی کی تعبیر اور تفسیر ہے

۳۔ کتابہ کے لئے لفظ ہیں "مفتح" "مفتوحہ" کہ میں اس پر فتوحہ نقش کروں گا۔ اس میں سورۃ فاتحہ کا نام بھی موجود ہے۔ عبرانی میں فتوحہ کے معنے تفسیر اور کتابہ کے بھی ہیں۔ قرآن حکیم سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے۔

اب حضرت زکریا نبی کی دوسری بشارت درج ذیل ہے

"جو فرشتہ مجھ میں بات کرتا تھا وہ پھر آیا اور جیسے کوئی نیند سے جگایا جاتا ہے ویسے ہی مجھے جگایا۔ اور اس نے مجھ سے کہا تو کیا دیکھتا ہے؟ ۔۔۔ میں نے کہا کہ ایک سراسر طلائی شمعدان ہے جس کے سر پر ایک کٹورا ہے اور اس کے اوپر سات چراغ ہیں اور اوپر چراغوں کے لئے سات نلیاں ہیں اور اس کے پاس زیتون کے دو درخت ہیں۔ ایک تو کٹورے کی دہنی طرف اور ایک بائیں طرف اور میں نے پوچھا ہوں کہ یہ دو درخت کیا ہیں جو کہ شمعدان کے دائیں اور بائیں ایستادہ ہیں۔۔۔۔ اس نے مجھ سے بات کر کے کہا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ اور میں نے کہا نہیں میرے آقا! اس پر اس نے کہا کہ وہ ممسوح ہیں جو رب العلمین کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔

(زکریاہ باب ۴)

یہ بشارت بھی نیو انگلش بائیبل کی تصحیح شدہ ترتیب کے مطابق پیش کی گئی ہے۔

اس بشارت میں سورہ نور والے مشکوٰۃ اور نور علی نور کی طرف لطیف اشارہ ہے سات چراغوں اور سات نلیوں سے مراد سورہ فاتحہ اور سبع مثانی ہے دو ممسوحوں سے مراد سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم اور الامام المہدی ہیں جو سورۃ فاتحہ کے عرفان کو دنیا میں پیش کرنے اور پھیلانے والے ہیں۔ ساری روحانیت انہی زیتونوں کے سات چراغوں میں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اس کے حقائق و معارف پر غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ یہ مضمون اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹی۔بی ایک قابل علاج مرض

مکرم میاں طاہر احمد صاحب متعلم کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

ٹی۔بی کا مرض پاکستان میں بہت عام ہے اور بہت کوششوں کے باوجود اسے کنٹرول نہیں کیا جا سکا۔ ایک اندازہ کے مطابق پاکستان میں ۵-۶ فی صد لوگ ٹی۔بی کا شکار ہے اور ان کی کل تعداد ۳۴۳۳۰۰۰ (چونتیس لاکھ تینتیس ہزار) اور ان میں ہر سال ۲ لاکھ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر لاکھ میں سے ۲۰۰ اموات ٹی بی کی وجہ سے ہوتی ہیں

آج سے تیس سال قبل ۱۹۴۴ میں WALKSMAN نے ٹی بی کے خلاف پہلی دوائی ایجاد کی اور آجکل تو اتنی دوائیاں ہیں کہ اگر کسی کو ٹی۔بی ہو جائے تو ضروری نہیں کہ وہ ٹی۔بی سے مرے لیکن اب اصل مسئلہ علاج ہی نہیں بلکہ اس کے مکمل خاتمہ کے لئے ایسی تدابیر اختیار کرنا بہت ضروری ہیں کہ یہ مرض ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک نہ پھیلے

ٹی۔بی کا مرض ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک چھینکنے اور کھانسی کے ذریعہ پھیلتا ہے کھانسی سے یا چھینکنے سے بہت سے جراثیم باہر نکلتے ہیں اور ساتھ بیٹھا ہوا دوسرا آدمی سانس کے ذریعے انہیں اندر لے جاتا ہے۔ بغیر کھانسی اور چھینکنے کے آرام سے سانس لینے سے جراثیم باہر نہیں نکلتے۔

۲۔ ٹی بی کا کوئی مریض جگہ جگہ تھوکتا پھرے تو اس کی بلغم میں ہزاروں جراثیم ہوتے ہیں جب تھوک خشک ہوتی ہے تو جراثیم ہوا میں مل جاتے ہیں اور سانس کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں یا بلغم مکھیوں کے ذریعہ ہمارے کھانے تک پہنچتا ہے

۳۔ جب ٹی۔بی کا کوئی مریض کسی بچے کو پیار کرتے ہوئے چومتا ہے تو اس سے بھی مرض پھیلتا ہے۔ دکان ہوٹل یا کھانے پینے کی چیزوں کے بنانے یا بیچنے والوں کو ٹی۔بی ہو تو اس کے کھانسنے اور چھینکنے سے جراثیم ان چیزوں پر آ جاتے ہیں۔ مریض کے استعمال کئے ہوئے برتن استعمال کرنے سے مرض پھیلتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کسی آدمی کے اندر ایک جرثومہ پہنچ گیا تو ٹی۔بی ہو گئی۔ بلکہ ٹی بی کا مرض لگنے کے لئے بعض اور شرائط بھی ضروری ہیں۔

۱۔ جراثیم کی تعداد
۲۔ آدمی کی قوت مدافعت
۳۔ گردوپیش کے حالات (ENVIRONMENT)

عام طور پر ایک لمبا عرصہ مریض کے ساتھ رہنے سے یہ مرض ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ اگر جراثیم طاقتور ہوں اور ان کی تعداد زیادہ ہو۔ تو مرض بہت جلدی ہو جاتا ہے۔

مختلف خطوں کے رہنے والوں کی قوت مدافعت مختلف ہوتی ہے مثلاً کشمیری اور افریقہ کے نیگرو میں ٹی۔بی کے خلاف قوت مدافعت پنجاب کے رہنے والوں سے کم ہوتی ہے ۴ سال تک کے بچوں میں ٹی بی بہت سخت قسم کی اور بہت جلدی ہو جاتی ہے ۵ سے ۱۵ سال کے عرصہ میں T.B بہت ہی کم ہوتی ہے۔ مردوں میں زیادہ تر ۲۵ سے ۵۴ سال کے درمیان اور عورتوں میں ۱۵ اور ۲۵ سال کے درمیان ٹی۔بی کی شرح بہت زیادہ ہے۔

غربت۔ جنگ۔ نامکمل خوراک اور مالی پریشانی سے انسان کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ بچوں میں خسرہ اور کالی کھانسی اور بڑوں میں نمونیہ۔ انفلوئنزا۔ نمونیا۔ ہونے سے بھی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر کے مریضوں میں ٹی بی بہت کم ہوتی ہے

ایک سروے کے مطابق ۵۴ فیصد ٹی۔بی کے مریضوں کے خاندان میں سونے کی جگہ کا رقبہ ۲۵ مربع فٹ فی کس سے بھی کم ہے۔ اس طرح ایک ہی کمرہ میں مریض کے ساتھ سونے والوں میں ٹی۔بی ہونے کا خطرہ سب سے زیادہ ہے۔

بچوں میں بی سی جی کا ٹیکہ لگانے سے ٹی بی ہونے کا خطرہ ۸۰ فیصد کم ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جو تنگ اور بند کمروں میں جہاں ہوا کا گزر نہیں ہوتا کام کرتے ہیں یا جن کے کاروبار اور دفتر میں پبلک سے واسطہ رہتا ہے۔ مثلاً کنڈکٹر اور کاؤنٹر کلرک وغیرہ ان میں ٹی بی کی شرح زیادہ ہے۔ اسلئے مرض کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کرنی چاہیئے۔

۱۔ کھانسنے اور چھینکتے وقت منہ پہ کپڑا رکھیں
۲۔ جگہ جگہ مت تھوکئے۔
۳۔ بلغم اور تھوک کو جلا دینا چاہیئے یا پھر اسے 5٪ والے یا CARBOLIC کاربولک ایسڈ ملا کے ۱۲ گھنٹے پڑا رہنے دیں
۴۔ قوت مدافعت بڑھانے کے لئے اچھی خوراک ہوا دار کمرے اور بچوں کو بی سی جی کا ٹیکہ لگانا

ٹی بی کا علاج آجکل بہت آسان ہے بشرطیکہ مریض تعاون کرے۔ اگرچہ یہ کہنا کہ مریض تعاون نہیں کرتے۔ کچھ عجیب سا لگتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں زیادہ تر مریض تعاون نہیں کرتے۔ آجکل سستی سے سستی اور مہنگی سے مہنگی دوا موجود ہے۔ اور سستی دوا بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔ لیکن بعض اوقات مریض انہیں باقاعدگی سے استعمال نہیں کرتا اور مرض کے جراثیم ان کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر لیتے ہیں اور پھر ان دوائیوں سے نہیں مرتے۔ تو نئی دوا تجویز کرنی پڑتی ہے۔ مکمل صحت کے لئے مریض کو کم از کم ۱½ سال تک انتہائی باقاعدگی سے علاج کرانا چاہیئے کہ ایک دن کا بھی ناغہ نہ ہو لیکن عموماً یہ ہوتا ہے کہ دو تین ماہ کے علاج کے بعد مریض ظاہری طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے خود دوائی چھوڑ دیتا ہے یا بے قاعدگی سے استعمال کرتا ہے ایسا کرنا درست نہیں ۱½ سال تک علاج کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آدمی بستر پر پڑا رہے۔ بلکہ جب بھی اس کی صحت اجازت دے وہ اپنا کام کاج کرنا شروع کر دے بلکہ ایسا کرنا بہت ضروری ہے تین چار ماہ کے علاج کے بعد مریض ظاہری طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے اور مرض ایک سے دوسرے آدمی تک پھیلنا بھی بند ہو جاتا ہے۔ اور ۱½ سال کے علاج کے بعد مریض ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اسے کبھی مرض ہوا ہی نہیں

پریذیڈنٹ صاحبان سے ایک ضروری گذارش

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مرکزی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۷۴ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس کلاس کے لئے نمائندگان نامزد فرمائیں اور ان کے نام مرکز میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ نیز آنے والے خدام کو تاکید کریں کہ ۱۸ اپریل شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم میاں اکبر علی صاحب ولد مولوی محمد علی صاحب مرحوم آف دار الرحمت قادیان حال ۷ نابھہ روڈ لاہور تقریباً ۷ ماہ بیمار رہنے کے بعد میو ہسپتال لاہور میں ۲۳/۳ کو صبح چار بجے اپنے مالک حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ بعد میں رات کو بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ حلقہ پرانی انارکلی لاہور کے سابق پریذیڈنٹ تھے۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ مولا کریم میرے بھائی کو اپنے خاص فضل سے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور انہیں غریق رحمت کرے۔ اور ہم سب کو صبر کی توفیق دے۔

(مبارک احمد رحمان پورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے تحت نواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ ر اپریل ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کی مشہور ٹیمیں اور ملک کے نامور کھلاڑی حصہ لیں گے۔

داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ شرح ٹکٹ درج ذیل ہے:-

(۱) ٹکٹ سٹیج سیزن = ۲۵/-	(۲) ٹکٹ کرسی سیزن = ۶/-
(۳) ٹکٹ کرسی یومیہ = ۲/۵۰	(۴) ٹکٹ عام سیزن = ۳/-
(۵) ٹکٹ عام یومیہ = ۱/۵۰	(۶) ٹکٹ سیزن اطفال = ۱/-
(۷) ٹکٹ برائے اطفال یومیہ = -/۵۰	

ٹکٹ مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل کئے جا سکتے ہیں:-

(الف) نوید جنرل سٹور۔ (ب) پبلک جنرل سٹور۔ (ج) شاہد کلاتھ ہاؤس۔
(د) نعیم جنرل سٹور۔ (ھ) بشیر کریانہ سٹور۔ (و) مومن کلاتھ ہاؤس۔

(سیکرٹری)

ماہانہ رپورٹیں لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ مہینہ ختم ہونے کے دس دن کے اندر اپنی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوائے۔ لیکن بہت کم تعداد میں رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔

جن لجنات نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ اب بھجوا دیں۔ جب تک رپورٹ نہ آئے مرکزی لجنہ کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ کام کر رہی ہیں۔

ہر ضلع کی بہت کم لجنات کی طرف سے رپورٹیں ملی ہیں۔ ہر شہر۔ قصبہ یا گاؤں جلد از جلد اپنی سہ ماہی رپورٹ بھجوا دے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ موضع کالو والی سیداں خورد ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید سعید احمد شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مبلغ -/۱۰۰۰ روپے مرحوم کے نام نظارت امور عامہ میں جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) بشارت احمد صاحب (۲) خلیل احمد صاحب (۳) جمیل احمد صاحب (۴) حنیف احمد صاحب پسران۔ لہذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اشتہار نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمانہ کٹائی بین فیلنگ تھننگ اور ٹمبر پھڑی بندی شدہ تقریباً ۳ لاکھ مکسر فٹ جو کہ بھکر فارسٹ ڈویژن کی راجن شاہ بی، این، پی، دریا خان اور بھکر رینجز میں پڑی ہوئی ہے۔ کا نیلام عام مورخہ ۹/۴/۷۴ بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر زیر دستخطی ایل ۴ بلڈنگ ٹی، ڈی، اے کالونی بھکر میں ہوگا۔

شرائط نیلام اور تفصیل لکڑی موقع پر سنائی جائے گی۔

کامیاب بولی دہندہ سے زر نیلام کا ۱/۴ حصہ بطور بیعانہ موقع پر وصول کیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات بولی میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات دفتر زیر دستخطی سے کسی بھی کام کے دن دفتر اوقات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

IPL-1086 (مہتمم جنگلات حلقہ بھکر)

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۱۵۷۳

میں افتخار بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی، ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے قیمت موجودہ -/۷۰۰ روپے

۲۔ نقد مبلغ -/۱۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- افتخار بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کمیٹی بازار سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد عبداللہ ولد چوہدری گل محمد صاحب (والد موصیہ) گواہ شد:- محمد طفیل ولد حکیم دوست محمد صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۷۴

میں عبدالمجید عامر ولد مکرم عبدالحمید صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کر دں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالمجید عامر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد:- محمد احمد ولد حبیب الرحمن صاحب ربوہ گواہ شد:- مغفور احمد منیب ولد علی صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۷۵

میں رانا محمود احمد خان ولد مکرم رانا غلام قادر صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے جو اس وقت -/۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- رانا محمود احمد خان ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:- محمود احمد ولد مجیب الرحمن صاحب ربوہ۔ گواہ شد:- مغفور احمد منیب ولد علی محمد صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۷۶

میں ایاز احمد ورک ولد مقصود احمد صاحب ورک قوم ورک پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدیہ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- ایاز احمد ورک ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:- محمد احمد جلیل ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ربوہ۔ گواہ شد:- مغفور احمد منیب ولد چوہدری علی احمد صاحب ربوہ

سرگودہا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس کی
آرام دہ اور تیز رفتار بس پر سفر کیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر روداد

۳۰ر امان کا دوسرا اجلاس صدر انجمن احمدیہ کے میزانیہ سال ۱۳۵۴-۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۵-۱۹۷۴ء کی منظوری

دوسرا اجلاس

ربوہ ۳۰ر امان/مارچ۔ آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال ایوانِ محمود میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضور ہال میں تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔

کرسئ صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد حضور نے محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب سے ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر تشریف لا کر کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں چنانچہ محترم مرزا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے۔

جیسا کہ گذشتہ قسط میں بتایا جا چکا ہے آج کے صبح کے اجلاس میں ایجنڈا کی تجویز ۳ یعنی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ برائے سال ۱۳۵۴-۱۳۵۳ ہش/۱۹۷۵-۱۹۷۴ء پر بحث جاری تھی اس اجلاس میں بھی یہ بحث جاری رہی چنانچہ مکرم محمد اسحٰق صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب راجن پور اور مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کے بعد رائے شماری ہوئی۔ نمائندگان نے متفقہ طور پر میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کو سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ منظور کرنے کی سفارش کی۔ یہ میزانیہ ۲،۰۵،۵۴،۵۷،۱ روپے پر مشتمل ہے۔

ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم نسیم سیفی صاحب (وکیل التعلیم) سیکرٹری سب کمیٹی برائے مسئلہ مخلوط تعلیم نے اس سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد نمائندگانِ مجلس مشاورت کو اس رپورٹ کے متعلق عام بحث میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی چنانچہ مندرجہ ذیل احباب نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:۔

۱۔ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ۔ ۲۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ ۳۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ۔ ۴۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب سرگودہا۔ ۵۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد۔ ۶۔ مکرم سعید احمد خان صاحب گوجرانوالہ۔ ۷۔ مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی۔ ۸۔ مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب اسلام آباد۔ ۹۔ مکرم اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور۔ ۱۰۔ مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سیالکوٹ۔ ۱۱۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ۔ ۱۲۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ملتان۔ ۱۳۔ مکرم پروفیسر محمد شریف صاحب مظفر گڑھ۔ ۱۴۔ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور۔ ۱۵۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا۔ ۱۶۔ مکرم رانا محمد خان صاحب بہاول نگر۔ ۱۷۔ مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور۔ ۱۸۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب۔

بحث کے دوران حضور کے ارشاد پر مکرم نسیم سیفی صاحب نے مخلوط تعلیم کی وجہ سے پیش آمدہ مشکلات کے متعلق یورپ کے بعض مبلغینِ اسلام اور ایک نومسلم مسٹر عبدالسلام میڈیسن صاحب کے تأثرات پڑھ کر سنائے۔ آپ نے اس سلسلے میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد صدر شعبہ کیمیا تعلیم الاسلام کالج ربوہ پر مشتمل سب کمیٹی کی رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی۔

عام بحث کے اختتام پر حضور نے فرمایا۔ دوستوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ بھی سن لی ہے اور نمائندگانِ شوریٰ کی آراء بھی اگر سب کمیٹی کی رپورٹ اور حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات اور میری گذشتہ ہدایات میں کوئی فرق نہیں تو نئی تجویز کی ضرورت نہیں رہتی اور اگر کوئی فرق ہے تو اس کی وضاحت ضروری تھی۔ حضور نے فرمایا کہ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ اور مکرم نسیم سیفی صاحب (سیکرٹری سب کمیٹی) آج رات اس پر دوبارہ غور کر کے صبح رپورٹ پیش کریں۔ میں نے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کا نام اس لئے تجویز کیا ہے کہ ان کے پاس حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات اور میری ہدایات کے حوالے موجود ہیں۔

نیز فرمایا۔ میں آج رات دعا کروں گا اور کل کے اجلاس میں انشاء اللہ اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

اس کے بعد حضور نے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔ ناظر تعلیم ربوہ)

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ اخویم مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب ہیلتھ آفیسر پشاور (جو خاکسار کے ہم زلف تھے) ابن محترم مرزا غلام حیدر صاحب مرحوم ایڈووکیٹ نوشہرہ کچھ عرصہ بعارضہ قلب بیمار رہ کر ۲۹ر مارچ ۱۹۷۴ء دن کے بارہ بجکر ۳۵ منٹ پر ۵۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کُلّ من علیھا فانٍ ویبقٰی وجہ ربّک ذوالجلال والاکرام۔ جنازہ ان کے چچازاد بھائی مرزا بشیر احمد صاحب پشاور سے ربوہ لائے۔ ۳۰ر مارچ کو صبح ۹ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مرحوم کی تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر اخویم مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی نے جو مرحوم کے چچازاد بھائی ہیں دعا کروائی۔

مرحوم اخویم مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ و مرزا عبداللہ جان صاحب چیئرمین الیکشن ٹریبونل صوبہ سرحد کے چچازاد بھائی اور بہنوئی تھے۔

اپنے پیچھے بوڑھی والدہ اور بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں (جو غیر شادی شدہ ہیں) اور دو لڑکے چھوڑے ہیں سب بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔

مرحوم نہایت نیک، صالح، دیانتدار، ملنسار، منکسر المزاج، دینی غیرت و جوش رکھنے والے، مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور ہمدرد مخلوق وجود تھے۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب سے نوازے اور ان کے پسماندگان کا اپنے فضل سے خود حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ مرحوم کی بیوہ شوگر کی بیماری سے بیمار اور غم سے نڈھال ہیں۔ اسی طرح ان کی بوڑھی والدہ اور بچوں پر بھی غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور ہر دم انہیں اپنی امان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

"دانتوں کی حفاظت" کا رسالہ بذریعہ خط
مفت منگوائیے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۱۰۷

قابلِ فروخت

ایک عدد جے۔ الیف۔ کمبائن ہارویسٹر (J.F. COMBINE HARVESTER) بمعہ بہت سے فالتو پرزوں کے نہایت اچھی حالت میں قابلِ فروخت موجود ہے۔ ضرورتمند احباب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے رجوع کریں۔

مرزا لقمان احمد

ہزاروں روپے کے قیمتی جانور

آپ کا قیمتی سرمایہ ہیں انہیں فوری طور پر اپھارہ سے بچانے کے لئے "شفائے اپھارہ" کا سٹاک اپنے پاس ضرور رکھیں۔ قابلِ اعتماد دوا۔ فوری فائدہ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ قیمت ۷۵/- درجن ۶/- دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی نورالدین صاحب خوشنویس کی آنکھوں میں کئی روز سے تکلیف ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل کاتب ربوہ)

(۲)

مکرم محمد رفیق صاحب چیف اینالسٹ رچنال لائلپور کا بچہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسین۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴